kamranalamqadri@hotmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

اکابر علمائے دیوبند کی متفقہ تاریخی دستاویز؛

کتاب ''اَلْمُهَنَّدُ عَلَى الْمُفَنَّدُ''

کتاب ''اَلْمُهَنَّدُ عَلَى الْمُفَنَّدُ'' المعروف ''عقائد علمائے دیوبند'' کے صفحہ 19 پر فاضل دیوبند مولوی قاضی مظہر حسین تحریر کرتے ہیں کہ :

''اَلْمُهَنَّدُ' اکابر دیوبند کی ایک ایسی متفقہ تاریخی دستاویز ہے' جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا ہے۔''

قدیم تصدیقات میں صفحہ 88 تا 106 تک 24 علمائے دیوبند کی تائید و تصدیقات درج ہیں' جن میں سے چند سرفہرست علمائے دیوبند کے نام درج ذیل ہیں :

''مولوی اشرف علی تھانوی؛ ابن رشید احمد گنگوہی؛ خلیفہ رشید احمد گنگوہی؛ ابن نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند؛ مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند؛ شیخ الہند دیوبند۔ وغیرہ''

جبکہ جدید تصدیقات میں صفحہ 175 تا 191 تک 37 علمائے دیوبند کی تائید و تصدیقات درج ہیں' جن میں سرفہرست علمائے دیوبند کے نام درج ذیل ہیں :

''مہتمم دارالعلوم دیوبند' قاری طیب دیوبندی؛ مفتی محمد شفیع' دارالعلوم کراچی؛ مولوی محمد یوسف بنوری؛ مولوی رشید احمد لدھیانوی؛ مولوی سرفراز خان صفدر۔ وغیرہ''

محفل میلاد شریف بدعت وحرام نہیں‘ بلکہ اعلیٰ درجہ کا مستحب عمل ہے

اکابر دیوبند کی متفقہ تاریخی دستاویز ’’اَلْمُھَنَّدُ‘‘ کی انجان زبان کی داستان ملاحظہ فرمائیں :

’’حاشا کہ ہم تو کیا‘ کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ولادت شریفہ کا ذکر (یعنی مجلس میلاد مبارک کو)...... بدعت سیئہ یا حرام کہے۔وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے‘ ان کا ذکر ہمارے نزدیک (یعنی علمائے دیوبند کے مسلک میں) نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے‘ خواہ ذکر ولادتِ شریفہ ہو......پس اگر مجلس مولود (محفل میلاد مبارک) منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادتِ شریفہ ناجائز اور بدعت ہے!‘ اور ایسے قول شنیع (بدتر بول) کا کسی مسلمان کی طرف کیوں کر گمان ہو سکتا ہے...... ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا ذکر ولادت (محفل میلاد) محبوب تر‘ اور افضل ترین مستحب ہے۔‘‘

(اَلْمُھَنَّدُ عَلَی الْمُفَنَّدُ؛ صفحہ 67-64؛ ادارۂ اسلامیات‘ لاہور)

خلاصہ کلام یہ کہ اکابر علمائے دیوبند کی متفقہ تاریخی دستاویز اَلْمُھَنَّدُ عَلَی الْمُفَنَّدُ کے مطابق‘ محفل میلاد مبارک علمائے دیوبند کے نزدیک محبوب تر اور نہایت پسندیدہ‘ اعلیٰ درجہ کا مستحب یعنی افضل ترین مستحب ہے۔ محفل میلاد شریف جو خلاف شرع امور سے خالی ہو‘ وہ ہرگز بدعت سیئہ یا حرام نہیں‘ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو محفل میلاد شریف کو بدعت سیئہ یا حرام کہے‘ یعنی جو کہتا ہے وہ مسلمان نہیں‘ اور یہ کہ محفل میلاد مبارک کے انعقاد کو ناجائز اور بدعت کہنا کافر کا کام ہے‘ کسی مسلمان کی طرف ایسے بدتر گندے قول کا گمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔

نیز صدر مدرس دارالعلوم دیوبند مولوی حُسین احمد ٹانڈوی تحریر کرتے ہیں کہ :

''اور یہ جملہ حضرات (اکابر علمائے دیوبند) نفس ذکر ولادت شریفہ کو جبکہ بروایت معتبرہ ہو' مندوب اور مستوجب برکت فرماتے ہیں۔''

(الشھاب الثاقب؛ صفحہ 67؛ میر محمد کتب خانہ' کراچی)

دیوبندی دھرم' دین وہابیہ میں منافقت کا سکہ رائج الوقت ہونے کے باعث متلاشیانِ حق کی تحقیق میں جب یہ حیرت انگیز حقائق سامنے آتے ہیں تو وہ حیران رہ جاتے ہیں کہ دین دیوبندیت کے بنیادی خاکہ میں قریباً ہر مقام پر تصویر کے دورُخ ہیں۔ ایک طرف جسے توحید کہتے نہیں تھکتے' دوسری طرف اسی کو شرک کہتے نہیں شرماتے۔ جسے گلی گلی شرک شرک کہہ کر وعید سناتے ہیں' دوسری طرف اسی شرک کو سعید بنا کر اپنی توحید کی عید مناتے ہیں۔ ایک ہاتھ میں سنت' اور دوسرے ہاتھ میں بدعت' جیسا دیس ویسا بھیس۔ اب آپ اسی مجلس میلاد محفل مبارک کے ذکر شریف ہی کو دھرم دیوبندیت کی منافقانہ دورنگی زبان پہ ملاحظہ فرمائیے' ایک طرف اسی مبارک ذکر ولادت شریفہ کے انعقاد یعنی محفل میلاد مبارک کو بدعت' بدعت کہہ کہہ کر زمانہ سر پر اُٹھالیا ہے' یہاں تک کہ بچہ بچہ جانتا ہے کہ محفل میلاد مبارک کو بدعت بدعت کہنا دیوبندیت کی پہچان اور اُن کا علامتی نشان ہے' جس سے انکار نہ کرے گا مگر کوئی مجنون غافل' دوسری طرف اسی ''بدعت'' کو محبوب تر اور نہایت پسندیدہ' اعلیٰ درجہ کا مستحب' افضل ترین مستحب' اور اسی محفل میلاد مبارک کو فعل مستحب اور شرعاً پسندیدہ تحریر کرتے ہیں۔

یہی وہ علمائے دیوبند ہیں جو محافل میلاد کو سخت ترین نفرت وعداوت کے نشہ میں بدعت وحرام کہتے اور یہی اُن کا امتیازی نشان ہے' اور یہ وہی علمائے دیوبند ہیں جو کہہ رہے ہیں کہ یہ ہرگز بدعت سیئہ یا حرام نہیں' کوئی مسلمان ایسا نہیں جو محفل میلاد شریف کو بدعت سیئہ یا حرام کہے' یعنی جو کہتا ہے وہ مسلمان نہیں' اور جو مسلمان نہیں وہ یقیناً ضرور کافر ہے۔

یہی وہ علمائے دیوبند ہیں جو اپنے دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ جشن کا انعقاد تو اہتمام و اعلان کے ساتھ کرتے ہیں مگر آج تک دارالعلوم دیوبند میں ایک مرتبہ بھی محفل میلاد کا انعقاد نہیں کیا گیا' بلکہ ان کی تقریر و تحریر سے محفل میلاد سے نفرت و عداوت کا ثبوت ہر خاص و عام پر عیاں ہے۔

یہی وہ علمائے دیوبند ہیں جو ''ختم بخاری'' کی سالانہ محافل و مجالس میں بصد شوق اشتہار سے لے کر اسٹیج تک اعلانیہ نظر آتے ہیں' مگر محافل میلاد میں ''بخاری شریف'' کی صحیح روایات پڑھنے سے انہی علمائے دیوبند کو بخار آتا ہے۔

خلاصہ کلام؛ محفل میلاد مبارک کے جواز پر شرعی دلائل قرآن وسنت اور علمائے سلف و خلف سے ثابت اور اِس پر اجماع اُمت ہے' اِس مختصر پرچہ میں نہ تو اِس کی گنجائش' اور نہ وہ دلائل و براہین اِس مختصر میں سما سکے' جس طالب حق کو طلب صادق ہو' وہ تصانیف علمائے اہل سنت کی جانب رجوع لائے۔

امام اہل سنت اعلیٰحضرت مولٰینا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1299 ہجری میں رسالہ عجالہ ''اقامة قيامةعلىٰ طاعن القيام لنبى تهامة '' تحریر فرمایا' اِس رسالہ عجالہ میں قرآن و احادیث کے دلائل قاہرہ قاطعہ کے علاوہ' سو (100) سے زائد علماء وائمہ سلف و خلف' عرب و مصر' یمن و شام' اندلس و ہند' روم و بصرہ وغیرہ کے عمائد شریعت کی تحقیق و تصدیق سے میلاد و قیام کے جواز پر اجماع امت ثابت فرمایا۔

امام اہل سنت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت مولٰینا الشاہ مفتی محمد نقی علی خاں صاحب قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مبارک تصنیف ''اذاقة الاثام لمانعى عمل المولدو القيام ''میں قرآن و حدیث اور اصول قوائد شرع کے دلائل متکاثرہ و براہین قاہرہ کی تحقیق و تدقیق سے میلاد و قیام کے ثبوت صریح پر حجت قطعی قائم فرما کر اتمام حجت فرمائی اور منکر مخالف کے لئے مجال گفتگو نہ رکھی۔

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاجواب کتاب ''ذکر المحبوب لتطمئن القلوب'' کہ جس میں سو (100) سے زائد کثیر آیاتِ قرآنیہ اور مزید احادیث مبارکہ سے محفل میلاد اور اس کے تمام اجزاء وارکان کا نص صریح سے ثبوت دیکر حجت قطعی قائم فرما کر منکرین میلاد کا منکر قرآن ہونا ثابت فرمایا۔

امام اہل سنت اعلیٰحضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسالہ عجالہ ''نطق الھلال بارخ ولاد الحبیب والوصال'' اور خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسالہ عجالہ ''قھر الدیان'' تحریر فرمایا، اور تحقیق عمیق سے ولادتِ مبارکہ کی تاریخ کا بارھویں پر اجماع اُمت ہونا ثابت فرمایا، علاوہ ازیں خود مانعین منکرین کے گھر سے بھی ثبوت فراہم کر کے اس باب میں گفتگو کی گنجائش ہمیشہ کے لئے ختم کر دی، تحقیق حق کا ملاحظہ نہ کرنا اور بغیر تحقیق محض ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنا، کام نہیں دانشمندوں کا۔

یہ تمام رسائل پاک وھند کے مختلف مطابع ومکتبہ اور انٹرنیٹ پر عام دستیاب ہیں، مزید یہ کہ فقیر راقم الحروف سے بذریعہ ای میل بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

اللہ واحد قہار تمام مسلمانوں کو منافقین زمانہ کے شر و فساد اور دورنگی چال سے محفوظ و مامون رکھے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے، آمین۔

فقیر محمد کامران عالم خاں القادری الرضوی عفی عنہ

یکم ربیع الاوّل مبارک ۱۴۳۰ھ؛ مطابق ۲۷ فروری ۲۰۰۹ء

kamranalamqadri@hotmail.com

محافل میلاد پر خاندان دیوبند کا عمل و اتفاق

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی :

سائل' گنگوہی جی سے دریافت کرتا ہے کہ: ''سنا ہے کہ آپ (گنگوہی جی) کے پیر صاحب حاجی امداد اللہ صاحب بھی مولود (محفل ذکر میلاد) سنتے ہیں۔'' (فتاویٰ رشیدیہ' صفحہ 258)؛ گنگوہی جی کو انکار کی جرأت نہ ہوسکی' کیونکہ خود اُن کے پیر و مرشد کی کتاب ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' میں اِس کا واضح بیان ہے۔

گنگوہی جی اپنے مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کی کتاب ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' سے بیان کرتے ہیں کہ: ''قیود مجلس مولود (محفل میلاد) کے اور قیود ایصال ثواب کے اور عرس بزرگانِ دین کا کرنا' سو اِس میں وہ (حاجی امداد اللہ صاحب) خود لکھتے ہیں ہیں کہ دراصل یہ مباح (یعنی شرعاً جائز) ہیں' ......حضرت سلمہ (حاجی امداد اللہ صاحب) کے عقائد ہرگز بدعت کے نہیں۔'' (فتاویٰ رشیدیہ' صفحہ 149)

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی :

سائل' شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی کتاب فیوض الحرمین سے حوالہ پیش کرتا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ معظّمہ میں محفل میلاد کے موقع پر ایک نور کو دیکھا جو یکدم چمکا' نیز فرماتے ہیں کہ : ''پھر میں نے ان انوار پر غور کیا تو اُن کو فرشتوں کی طرف سے دیکھا' جو اِس قسم کی مجالس (میلاد) اور مواقع کے لئے مقرر ہیں' اور میں نے دیکھا کہ ملائکہ کے انوار میں انوارِ رحمت مِل رہے ہیں۔'' (فتاویٰ رشیدیہ' صفحہ 258)

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی :

سائل' گنگوہی جی سے دریافت کرتا ہے کہ کیا حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ محافل میلاد اور عرس کیا کرتے تھے' سائل پوچھتا ہے کہ کرتے تھے یا نہیں؟ گنگوہی جی انکار کی جرأت نہ کرسکے' جواب میں لکھنا پڑتا ہے کہ : ''ایسا ہی ہے۔'' (فتاویٰ رشیدیہ' صفحہ 257)

بارھویں تاریخ' پر قائدین دیوبند کا اتفاق

حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب ''نشر الطیب ''صفحہ 20 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی' میں لکھتے ہیں کہ : ''تاریخ میں اختلاف ہے' آٹھویں یا بارھویں۔''

تھانوی صاحب نے نہ ہی تو بارھویں کا انکار کیا بلکہ اسے بھی اکابر علماء سے روایت ہونا نقل کیا' البتہ بارھویں پر اجماع کا ہونا ذکر نہ کیا' مگر تھانوی صاحب نے مفتی محمد شفیع دیوبندی کی کتاب ''سیرت خاتم الانبیاء'' پر اپنی تصدیق وتقریظ بصد شوق تحریر فرمادی' جس میں مفتی محمد شفیع دیوبندی نے بارھویں تاریخ پر اجماع نقل کیا' لکھتے ہیں کہ :

''مگر مشہور قول بارھویں تاریخ کا ہے' یہاں تک کہ ابن البزار نے اِس پر ''اجماع'' نقل کر دیا' اور اِسی کو کامل ابن اثیر میں اختیار کیا گیا۔'' (سیرت خاتم الانبیا ﷺ: صفحہ 18)

حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی نے اِس کتاب کے تفصیلی مطالعہ کے بعد اِس کی تصدیق میں لکھا کہ :

''جواب میں دیر اِس لئے ہوئی کہ...... جب سب دیکھ لیا' اس وقت جواب لکھا...... جازم رائے دیتا ہوں کہ اِس (کتاب) کے درس سے کسی کو خالی نہ چھوڑا جائے...... میں نے جو کچھ اِس (کتاب) کے متعلق لکھا ہے' اِس میں ایک حرف تکلف سے نہیں لکھا۔'' (سیرت خاتم الانبیا ﷺ: صفحہ 7-6: مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

بارھویں تاریخ پر اجماع کے ساتھ اِس کتاب کے مصدقین میں دیوبند کے درج ذیل نامور اَراکین وقائدین کی تصدیقات شامل ہیں: صدرالمدسین دارالعلوم دیوبند' مولوی حسین احمد ٹانڈوی؛ مولوی انور شاہ کشمیری؛ اور محدث دارالعلوم دیوبند؛ مفتی اعظم دیوبند۔

وہابیہ کے معتمد' مولوی حافظ محمد اسحاق دہلوی' مدیر واعظ دہلی' اپنے رسالہ ''میلاد ووَفات'' میں بارھویں تاریخ کو ہی اختیار کرتے ہیں' لکھتے ہیں کہ :

''بارھویں ربیع الاول' مطابق 20 اپریل 571ء۔''

(میلاد ووَفات: صفحہ 11؛ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

نیز علامہ قسطلانی' فاضل زرقانی ''شرح زرقانی علی المواھب اللدنیۃ'' میں' اور شرح الھمزیہ اور مدارج النبوۃ ' وغیرہ تصانیف علماء میں بارھویں تاریخ کی ہی تصریح ہے۔